بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ: اور نہ ہوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

''4 جنوری 2013''

عنوان

نوجوان اور قرآن

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد الرحمٰن، نئی آبادی اٹاری سروبہ، لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ، کسی مسلک، کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت، لسانیت اور فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کے لیے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذہ ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نورِ قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری کوتاہی ہے۔ اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کے لیے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کے لیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد الرحمٰن

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.johritrust.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ (البقرہ:۳)

قرآن مجید کتاب ہدایت:

اللہ تعالیٰ انسان کے خالق مالک ہیں۔اللہ رب العزت نے انسان کو دنیا میں بھیجنے کے بعد بذریعہ وحی اس کی مدد فرمائی اور پیغام ہدایت پہچانے کے لیے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے یہ مطلوب ہے کہ وہ اپنی خواہش وجذبات کے فیصلوں پر عمل کرنے کی بجائے میری منشاء کے مطابق زندگی بسر کریں۔اور عبدیت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اپنے مالک کے فرامین کی اطاعت وفرمانبرداری کے لیے دنیا کی حیات چندروزہ کو شریعت اسلامیہ کے عین مطابق گزارا جائے۔قرآن مجید جو منزل من اللہ ہے یہ قیامت تک ہمارے درمیان صحیح سالم اور محفوظ رہے گی اور جس میں تبدیلی کا شائبہ تک پیدا نہ ہوگا کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے۔

فرمان الٰہی ہے:ھدی اللمتقین (البقرہ ۲)اور یہ ہدایت والی کتاب ہے۔

قرآن حکیم قیامت تک ہمارے درمیان رہنے والی کتاب ہے۔زمانہ جتنی ترقی کرجائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آبادی کتنی ہی بڑھ کیوں نہ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔ وسائل زیادہ ہوں یا کم۔۔۔۔۔۔انسان زمین سے مریخ سیارے پر چلا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر بھی قرآن ہی ہمارے لیے نور ہدایت اور روشن چراغ ہوگا جو انسان بھی اس سے نور ہدایت حاصل کرنے کے لیے صدق دل سے خالی الذہن ہوکر آئے گا وہ ضرور بامراد ہوکر لوٹے گا۔

قرآن مجید بلاشبہ کلام اللہ ہے یہ اتنا پرتاثیر ہے کہ قاری اسکی تلاوت میں خاص قسم کی حلاوت محسوس کرتا ہے۔اور اس کو قلبی اور ذہنی سکون ملتا ہے۔یہاں تک کہ قرآن کا انکار کرنے والا بھی ہدایت کی نیت سے پڑھے تو وہ قرآن کو تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔یہ تمام باتیں لفظی قلم قاری نہیں بلکہ دور نبوت سے لیکر آج تک بے شمار لوگوں کی زندگیاں قرآن کے اعجاز،فصاحت وبلاغت،حسن بیان،مجسمہ ہدایت اور اسکی تاثیر کی وجہ سے بدلی ہیں۔

قرآن زندگی کے مراحل کا راہنما:

قرآن کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اس میں انسان کی شیرخوارگی کی عمر سے لیکر وفات تک اور اس سے مابعد کے لیے بھی راہنمائی موجود ہے۔اور تخلیق انسانی کے تمام مراحل کو نہایت باریک بینی سے بیان فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

فَاِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَۃٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَۃٍ مُّخَلَّقَۃٍ وَّ غَیۡرِ مُخَلَّقَۃٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمۡ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخۡرِجُکُمۡ طِفۡلًا (الحج:۵)

اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم قرآن سے دور ہوگئے ہیں۔اور ہماری زندگیاں قرآنی ہدایت سے خالی ہوگئیں ہیں۔

نوجوان اور قرآن:

انسان کی زندگی کا مرحلہ شباب سب سے قیمتی حصہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔نوجوان کی زندگی کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی زندگی کی کامیابی کیسے ممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔نوجوان کی زندگی پر دوسرے لوگ رشک کیونکر کرسکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔،وہ صرف قرآن مجید کی ایک سورہ (سورہ یوسف) کو اپنی زندگی کا اصول بنالے،ملازمت کے اصول،۔۔۔۔۔۔۔۔والدین کی فرمانبرداری۔۔۔،بھائیوں سے حسن سلوک ،۔۔۔۔۔۔۔دوستوں سے تعلق کی نوعیت،۔۔۔۔۔۔حکمرانی کے ضابطے،۔۔۔۔۔۔۔۔عزیز واقارب ،اپنوں اور غیروں حتیٰ کہ دشمنوں پر اپنے حکم کی بجاآوری کروانا سیکھ جاؤ گے۔یہ دور جہاں فحاشی ہے عریانی ہے بے راہ روی ہے بے حیائی ہے قدم قدم پہ حسن وفریب کے جال ہیں فتنہ عورت عروج پر ہے انٹرنیٹ ہر گھر کی زینت ہے جس کے پھندے ریشم سے زیادہ نرم ونازک اور آہنی زنجیروں سے زیادہ سخت ہیں،اس عالم فتن میں نوجوان اس سورہ پر عمل پیرا ہوجائیں

والدین اپنے بچوں کو سورہ یوسف کی تعلیمات سکھادیں اور ان کے دل میں کردار یوسفؑ پیدا کردیں عصر حاضر کے تمام فتنوں سے محفوظ ہوجائیں گئے۔کروڑوں نوجوان شراب حسن سے اپنی زندگیاں تباہ کر چکے ہیں سینکڑوں خودکشی کی راہ اختیار کرتے ہیں اور سینکڑوں معاشرے میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے وہ آج جام یوسف پی لیں تو ان کو تندرستی اور شفاء مل جائیگی اور بہاریں ان کی زندگی میں لوٹ آئینگی۔

اخلاق:

اچھے اخلاق نوجوان کی شخصیت کی ریڑھ کی ہڈی ہونے چاہیے۔ہمارے نبی کریم ﷺ کو عظیم اخلاق سے نوازا گیا۔آپ ﷺ کے اخلاق نے دنیا کی کایا پلٹ دی یہ عجب طاقت تھی جس نے عرب کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قرآن نوجوان کو اخلاق کے بارے میں کیا راہنمائی فراہم کرتا ہے سورہ لقمان کا مطالعہ بتاتا ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو اخلاق کے بارے میں نصیحت کی۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝

ترجمہ:

اے میرے بیٹے نماز کی پابندی کرنا لوگوں کو اچھے کاموں کے کرنیکا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا اور جو مصیبت تم پر واقع ہو اس پر صبر کرنا بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔اور لوگوں سے گال پھلا کر بات نہ کرنا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے کو پسند نہیں کرتا۔اور اپنی چال میں اعتدال رکھنا آواز پست رکھنا۔اور کچھ شک نہیں سب سے بری آواز گدھوں کی ہے۔(لقمان ۱۷ تا ۱۹)

یہ وہ اخلاق ہیں جو قرآن ایک نوجوان کو دینا چاہتا ہے ایک مسلمان نوجوان جب ایسے اخلاق کا پیکر ہوگا تو مسلم سوسائٹی ایک نمونہ ہوگی پوری دنیا کے لیے۔نوجوان جب اپنی زندگی قرآن کے مطابق ڈھالے گا تو اس کی زندگی دوسروں کی زندگیاں بدلنے کا موجب بنے گی صحابہؓ کی جوان زندگیاں ستاروں کی طرح ہمارے سامنے روشن و عیاں ہیں۔

والدین:

نوجوان کی زندگی کا اہم پہلو یہ بھی ہے جب اس کے والدین جوانی کو خیر باد کہ کر اپنی بڑھاپے کی زندگی شروع کر چکے ہوتے ہیں اس مرحلے پر ان کو خدمت کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ خدمت کے بارے میں اپنی اولاد سے پر امید ہوتے ہیں اب اس موقعہ پر قرآن نوجوان کو کیا تعلیمات دیتا ہے

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

ترجمہ:

اور تیرے رب نے فیصلہ کیا کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ جب بڑھاپے میں پہنچ جائیں ان میں سے ایک یا دونوں تیرے پاس۔پس تو ان کو اف تک نہ کہہ اور ان کو مت جھڑک،اور ان دونوں سے نرمی سے بات کر،اور اپنے بازوں کو ان کے لیے عاجزی سے جھکائے رکھ اور دعا کر (ان کے لیے) کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسے کہ ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔بنی اسرائیل۔۲۴۔۲۳)

میرے نوجوان بھائیو!

قرآن مجید کو اپنی زندگیوں میں لاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذرا قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھو تو صحیح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ

رب العزت کا کیا پیغام ہے ہماری طرف۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اگر اللہ رب العزت کے ہاں مرتبہ ومقام چاہتے ہو، ترقی کے حصول اور تنزلی سے بچنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔اس دور کی بے راہ روی کی دلدل سے نکلنے کے لیے ۔۔۔۔۔۔۔ہمیں قرآن کی حقانیت وصداقت کے مضبوط پل کے ذریعے مشکلات، مصائب اور موجودہ دور کے چیلنجز کا دریا پار کر کے روز محشر اللہ رب العزت کے سامنے پیش ہونا ہے یہی ایک باضمیر انسان کی فکر اور حق عبدیت کا تقاضہ ہے۔

ہماری زندگی کا ایک پہلو ہمارے روزمرہ کے کام اور ملازمت ہے ہمیں یہ کام کتنی دیانت داری سے کرنے چاہییں قرآن مجید اس کے متعلق حضرت موسیٰؑ کا جوانی کا واقعہ بیان کرتا ہے جب وہ مصر چھوڑ کر مدین کی طرف آئے اور شعیبؑ کے پاس انھوں نے کام کیا شعیبؑ کی بیٹی سے شادی کی اور مصر واپسی پہ نبوت ملی۔

قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ‌ۖ اِنَّ خَيۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِىُّ الۡاَمِيۡنُ ﴿۲۶﴾

ترجمہ:

(شعیبؑ کی بیٹی) بولی کہ ابا جان ان کو آپ کام پہ رکھ لیں کیونکہ بہتر کام کرنے والا جو آپ رکھیں وہ طاقتور اور امین ہونا چاہیئے (القصص۔۲۶)

اس آیت میں حضرت موسیٰؑ کی دو خوبیاں بیان کی ہیں ایک طاقتور دوسری امین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج کے نوجوان میں ان دونوں خوبیوں کا ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے ان صفات کا حامل شخص جس جگہ بھی کام کریگا وہ دوسروں سے ممتاز اور باعث عزت ہوگا۔

سامعین محترم!

حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارکہ ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے اللہ رب العزت نے یہ بات قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے جس یہ ثابت ہوتا ہے کہ کائنات میں اگر کوئی آئیڈیل شخصیت ہوسکتی ہے تو وہ صرف نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

''بے شک رسول اللہ ﷺ کی زندگی آپ کے لیے بہترین نمونہ ہے۔''

آپ ﷺ نے اپنا بچپن وجوانی مشرکین مکّہ کے اندر گزاری اور نے صرف کی تعریف ہی نہیں کی بلکہ آپ ﷺ کو 'صادق'، ''امین'' اور ''هواذن'' (اس کا مطلب ہر ایک کی بات کو غور سے سننے والا) کے القابات سے پکارا۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ مکمل قرآن ہے۔

آج ہمیں اپنی سوچوں کو بدلنا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور فکر کرنا ہوگی کہ ہمارے اعمال کتنے قرآن کے مطابق اور کتنے اس کے خلاف ہو رہے ہیں۔ ہمیں واپس پلٹنا ہوگا قرآن کی طرف۔۔۔۔۔

لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخری بات:

میرے نوجوان بھائیو!

آخری بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ قرآن حکیم ہماری طرف اللہ رب العزت کا پیغام ہے، ہم اس کو غلاف میں لپیٹ کر صرف الماری کی زینت نہ بنائیں۔ ہم صرف اسے ثواب حاصل کرنے کے لیے پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میرے بھائیو قرآن صرف اس لیے نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بلکہ یہ ضابطہ حیات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کتاب ہدایت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ روشن چراغ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ علم اور روشنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

آج وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم قرآن مجید کو وقت دیں اسے ترجمے کے ساتھ پڑھیں اور سمجھیں تا کہ ہمیں احساس ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ہماری طرف کیا پیغام ہے؟ جس طرح ہم اپنی پڑھائی کو وقت دیتے ہیں اپنی ملازمت کو وقت دیتے ہیں اسی طرح ہمیں قرآن کو بھی وقت دینا ہوگا۔ آج مسلمانوں کی زندگیاں قرآن سے خالی ہیں تو دنیا میں مسلمان حالت زار میں زندگی گزار رہا ہے اور یہی قوم جب اہل قرآن تھی تو ایک ہزار سال تک دنیا ان کی مٹھی میں تھی۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

آپ تمام بھائیو سے دست بستہ درخواست ہے خاص طور پر نوجوان حضرات سے کہ قرآن کو وقت دیں اس کو گھروں کی زینت بنائیں اور اپنی زندگیوں کو اس سے مزیّن کریں۔ اللہ رب العزت عمل کی توفیق دے۔ آمین

ھٰذا ما عندی وعلم عند اللہ عزّ وجلّ

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور کر دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونکا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائے گے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دیکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسداں بھی مسلمان تھے دنیا میں ہرنئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں۔ پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے۔ آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ میراث واپس مل جائے اور عظمت رفتہ بحال ہوجائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ